جھوٹ

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین، امابعد،،،

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم،،،،

یَا اَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِیْداً یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً

(سورۂ الاحزاب ۷۰۔۷۱)

سامعین کرام، حضرات علماء ومشائخ عظام،،،،

آپکی خدمت میں معاشرہ کی مہلک بیماری (جھوٹ) کی حقیقت پیش کررہا ہوں کہ جھوٹ سخت ہلاکت خیز کبیرہ گناہ ہے، جھوٹا معاشرہ کی نظر میں بے عزت ذلیل وپست ہمت وبے وزن ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی، عام شخص اس کو منہ نہیں لگاتا، آسمان وزمین میں ایسے شخص کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، مشاہدہ شاہد ہے کہ جھوٹ کے سبب کتنے ہی اشخاص آزمائش وابتلاء سے گزرے ہیں بالخصوص جب بڑے حضرات کے یہاں جھوٹ بولا جاتا ہے تو اسکی وجہ سے عام بے چینی وقلق واضطراب جنگ وفساد پھوٹ پڑتا ہے، باطل اور حرام طریقہ سے مال ودولت ہڑپ کئے جاتے ہیں، ناحق جھوٹ وفریب کی بدولت خون کی ندیاں بہائی جاتی ہیں، کہیں جھوٹی خبر سے باپ چل بستا ہے کہیں بیٹا صدمے سے چل بستا ہے کہیں ماں کا سایہ چھن جاتا ہے کہیں جھوٹ کی شرارت اسپتال لے جاتی ہے کہیں گھر اجڑ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ نے جھوٹوں پر لعنت فرمائی ہے، ان کے لئے جہنم تیار کی جو بدترین ٹھکانا ہے، دروغ گو دنیا وآخرت میں بدنصیب اور ہمیشہ غضب الٰہی کی زد میں ہوتا ہے، سخت عذاب ودردناک انجام سے ڈرایا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین) (سورۂ الزمر ۶۰) اور قیامت کے دن تم دیکھوگے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شان میں جھوٹ گھڑا ہوگا ان کے منہ کالے ہونگے، انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ متکبروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا، دوسری جگہ ارشاد فرمایا (انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ واولئک ھم الکاذبون) (سورۂ النحل ۱۰۵) جھوٹ کا افتراء وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو اللہ کے حکموں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

(ان اللہ لایھدی من ھو مسرف کذاب) (سورۂ المؤمن ۲۸) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتے جو اسراف کرنے والے ہیں اور جھوٹے ہیں۔ اور چونکہ جھوٹ کے نتائج سخت مہلک اور خطرناک ہیں، اور جھوٹ بولنے والے کے ساتھ ساتھ اغیار بھی اس کے شر سے محفوظ نہیں رہتے، اسی لئے آپ ﷺ کی سخت وعید ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر والبر یھدی الی الجنۃ الخ .....) سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی یکساں طور پر سچ کہتا ہے اور سچائی کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کی نظر میں اس کا نام سچوں میں لکھدیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچے رہو اس لئے کہ جھوٹ گناہ اور فجور ہے اور فجور دوزخ

کی راہ بتاتا ہے، اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اسی کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک اس کا شمار جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

جھوٹ سے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں اجمالی طور پر چار موضوعات پر مشتمل وضاحت پیش خدمت ہے جو کہ حسب ذیل ہے:

۱) جھوٹ کی ۱۴ اقسام

۲) جھوٹ کی قباحت ۱۲ پہلوؤں سے

۳) جھوٹ بولنے کی گنجائش کے تین مواقع

۴) جھوٹ ترک کرنے کے بہترین نتائج

۱) جھوٹ کی اقسام

۱) اللہ رب العزت پر جھوٹ بولنا۔

۲) نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ بولنا۔

۳) جھوٹے خواب بیان کرنا۔

۴) اپنے باپ کے بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا۔

۵) بلا دئے پالینے کا اظہار کرنا۔

۶) تہمت لگانا۔

۷) جھوٹی گواہی دینا۔

۸) مال ہڑپنے کی خاطر جھوٹی قسم کھانا۔

۹) تجارت میں جھوٹ سے کام لینا۔

۱۰) مزاحاً جھوٹ بولنا۔

۱۱) لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

۱۲) ازراہ تکلف جھوٹ بولنا۔

۱۳) مخاطب کو حقیر سمجھتے ہوئے جھوٹ بولنا۔

۱۴) ہر سنی ہوئی بات کو بیان کرنا۔

جھوٹ کی قباحت ۱۲ پہلوؤں سے:

۱) جھوٹ کا خیر سے خالی ہونا۔

۲) رسول اللہ اور حضرات صحابۂ کرام کی نظر میں جھوٹ کا بدترین عادت ہونا۔

۳) جھوٹے کے لئے شدید اور طویل عذاب ہونا۔

۴) جھوٹ کا گناہوں اور جہنم کی طرف لے جانا۔

۵) جھوٹ کا تاجروں کو فاجر بنانے والی چیزوں میں سے ہونا۔

۶) جھوٹ اور اسکے مطابق عمل قبولیت روزہ میں رکاوٹ ہونا۔

۷) جھوٹ کا راہ ہدایت کی رکاوٹ ہونا۔

۸) جھوٹ کا باعث قلق واضطراب ہونا۔

۹) جھوٹ کا منافقوں کی خصلتوں میں سے ہونا۔

۱۰) جھوٹ اور شرک کا باہمی تعلق ہونا۔

۱۱) جھوٹ کا ایمان کے منافی ہونا۔

۱۲) جھوٹ کی زمانہ جاہلیت میں بھی معیوب سمجھا جانا۔

جھوٹ بولنے کی گنجائش کے مواقع:

رسول اللہ ﷺ نے کچھ مقامات پر جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سنا کہ (**لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فینمی خیراً او یقول خیراً**) کذاب وہ نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتے ہوئے اچھی بات نقل کرتا ہے یا خیر کی بات کرتا ہے۔

بعض احادیث میں آپ ﷺ نے اس کے علاوہ دو اور صورتوں میں بھی جھوٹ کے بارے میں رخصت دی ہے، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے ترمذی نے نقل کیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **لا یحل الکذب الا فی ثلاث: یحدث الرجل امراته لیرضیها، والکذب فی الحرب، والکذب لیصلح بین الناس۔** تین حالتوں کے سوا جھوٹ جائز نہیں ہے۔

۱) آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کی خاطر بات کرے۔

۲) جنگ میں جھوٹ۔

۳) لوگوں کی اصلاح کی خاطر جھوٹ۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ہر قسم کا جھوٹ حرام ہے، ان تین صورتوں کے علاوہ جھوٹ کی کوئی شکل بھی جائز نہیں۔ آپ ﷺ نے مصالح کے حاصل ہونے اور مفاسد کے دور ہونے کی بناء پر جھوٹ کی اجازت دی ہے اور بہترین بات یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں جہاں تک ممکن ہو جھوٹ نہ بولے، اور جب کوئی صورت ممکن نہ ہو تو رخصت پر عمل کرے۔

جھوٹ ترک کرنے کا عظیم الشان بدل:

غزوۂ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ شامل نہ ہونے والے تین حضرات حضرت کعب بن مالک، حضرت مرارہ بن ربیع اور حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم، جب آپ نے ان سے غیر حاضری کے متعلق سوال فرمایا تو انہوں نے جھوٹ سے گریز کرتے ہوئے تمام صورت حال سچ سچ عرض کردی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ عنایت فرمائی کہ ان کی توبہ کو قبول فرمایا: (**ثم تاب علیهم لیتوبوا ان الله هو التواب الرحیم**) پھر اللہ نے ان کی جانب سے توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کرلیں بیشک اللہ ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے نہایت مہربان ہیں۔ اور آپ ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اس عظیم نعمت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا: (**ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولادتک امک**) تمہیں اس دن کی خوشخبری جو کہ تمہاری والدہ کے جنم دینے کے دن سے لے کر آج تک کے تمام دنوں سے تمہارے لئے بہترین ہے۔

جن لوگوں نے آپ کے سامنے جھوٹ بولا، اللہ نے ان کے بارے میں دو آیتیں نازل فرمائیں جو کہ پانچ دنیوی واخروی سزاؤں سے متعلق ہیں۔

الف) ان کے ساتھ قطع تعلق کا حکم: فرمایا: (**فاعرضوا عنهم**) ان سے اعراض کرو۔ علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہیکہ ان کو چھوڑ دو، قطع تعلق کرلو۔ اس سے مقصود ان سے راضی ہونا یا ان کے گناہوں کو درگزر کرنا نہیں ہے۔

ب) ان پر ناپاک ہونے کا حکم: فرمایا: (**انهم رجسٌ**) بلاشبہ وہ ناپاک ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: یعنی ان کے باطن اور اعتقادات خبیث ہیں۔

ج) ان کا ٹھکانا جہنم ہونا: فرمایا: (**وماواهم جهنم**) ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ علامہ قرطبیؒ اس کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: یعنی ان کی منزل اور جگہ (جہنم ہے)۔

د) اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی نہ ہونا: فرمایا: (**فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين**) سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو یقیناً اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتے۔ اس کا مقصود جیسا کہ علامہ شوکانیؒ نے فرمایا: اہل ایمان کو ان سے راضی ہونے سے روکا گیا ہے، کیونکہ جن سے اللہ ناخوش ہوں اہل ایمان ان سے راضی نہیں ہوتے۔

ھ) ان کو فاسق قرار دینا: فرمایا: (**فان ترضوا ..... الفاسقين**) سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتے۔ علامہ الوسیؒ فرماتے ہیں کہ ضمیر کے بجائے فاسقین کا لفظ استعمال کیا گیا تا کہ ان کے بارے میں یہ نشاندھی کی جا سکے کہ وہ اطاعت (اِلٰہیہ) سے نکل چکے ہیں اور یہی بات ان پر نازل ہونے والے عذابوں کا سبب بنی۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جھوٹ ترک کرنے پر باری تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی نوازشات کا تقابل جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی ناراضگی سے کرتے ہوئے بیان فرمایا: قسماً باللہ! اللہ کی توفیق سے مشرف با اسلام ہونے کے بعد میری نظر میں آپ ﷺ کے روبرو اس سچ بولنے سے بڑھ کر مجھ پر کوئی احسان نہیں ہوا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا اور ایسے ہلاک نہیں ہوا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے، بذریعہ وحی اسقدر شدید وعید فرمائی کہ اتنی سخت کسی دوسرے کے لئے نہیں فرمائی گئی،

حافظ بن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اسمیں سچ کا فائدہ ہے اور جھوٹ کے انجام نحوست کی وضاحت ہے۔ اے اللہ ہمیں سچ بولنے کی توفیق عطا فرما اور اس کے ثمرات سے مالا مال فرما، جھوٹ اور اسکے زہریلے اثرات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمیں محفوظ فرما، آمین، ثم آمین۔

مولانا احتشام الحق، ریاض